خلافت لائبریری ربوہ

جمعہ 7- مئی 1999ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خلافت لائبریری

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61.

☎ 213029

جمعہ 7- مئی 1999ء - 20 محرم الحرام 1420 ہجری - 7- ہجرت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 100

شہداء کا رزق

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا- جب تمہارے بھائی احد میں شہید کئے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی روحوں کو جنت میں بھیجا- انہوں نے جنت کی نعماء سے لذت پائی تو انہوں نے کہا کوئی ہمارے بھائیوں کو یہ خبر پہنچائے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں اور ہمیں رزق دیا جاتا ہے- تاکہ وہ جہاد سے بے رغبتی نہ کریں-

(ابوداود کتاب الجہاد باب فی فضل الشہادت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ بھی یاد رکھو کہ یہی شہادت نہیں کہ ایک شخص جنگ میں مارا جائے بلکہ یہ امر ثابت شدہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ثابت قدم رہتا ہے اور اس کے لئے ہر دکھ درد اور مصیبت کو اٹھانے کے لئے مستعد رہتا ہے اور اٹھاتا ہے وہ بھی شہید ہے- شہید کا مقام وہ مقام ہے جہاں وہ اللہ تعالیٰ کو گویا دیکھتا اور مشاہدہ کرتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی ہستی اس کی قدرتوں اور تصرفات پر وہ اس طرح ایمان لاتا ہے جیسے کسی چیز کو انسان مشاہدہ کر لیتا ہے جب اس حالت پر انسان پہنچ جاوے- پھر اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینا کچھ بھی مشکل نہیں ہوتا بلکہ وہ اس میں راحت اور لذت محسوس کرتا ہے- شہادت کا ابتدائی درجہ خدا کی راہ میں استقلال اور ثبات قدم ہے- حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص نہ مرا اللہ کی راہ میں اور نہ تمنا کی- مر گیا وہ نفاق کے شعبہ میں- اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص کامل مومن نہیں ہوتا جب تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں مرنا دنیا کی زندگی سے وہ مقدم نہ کرے- پھر یہ کیسا گراں مرحلہ ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے دنیا کی حیات کو عزیز سمجھا- خداتعالیٰ کی راہ میں مرنے کے یہ معنے نہیں کہ انسان خواہ مخواہ لڑائیاں کرتا پھرے بلکہ اس سے یہ مراد ہے کہ خداتعالیٰ کے احکام اور اوامر کو اس کی رضا کو اپنی تمام خواہشوں اور آرزوؤں پر مقدم کرے اور پھر اپنے دل میں غور کرے کہ کیا وہ دنیا کی زندگی کو پسند کرتا ہے یا آخرت کو اور خدا کی راہ میں اگر اس پر مصائب اور شدائد بھی پڑیں تو وہ ایک لذت اور خوشی کے ساتھ انہیں برداشت کرے اور اگر جان بھی دینی پڑے تو تردّد نہ ہو-

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 423-424)

اسیران راہ مولا کے بارے میں تازہ اطلاع

ربوہ: 6 مئی 99ء- محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی اور آپ کے دیگر تین ساتھیوں کی ضمانت بعد از گرفتاری کی درخواست آج ایڈیشنل سیشن جج چنیوٹ راؤ سلطان علی طاہر کی عدالت میں پیش کی گئی جو جج موصوف نے رد کر دی ہے احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنی دعاؤں میں ان اسیران اور دیگر اسیران کو بھی مسلسل یاد رکھیں- اللہ تعالیٰ سب کو اپنی رحمتوں کی چادر میں رکھے اور جلد باعزت بریت کے سامان پیدا فرمائے-

شہید کی موت قوم کو زندہ کرنے کا موجب ہوتی ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

(دین) کی فتح کی بنیاد انہی لوگوں کے ہاتھ سے رکھی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جاتے ہیں- ہاں مارے جانے والے اس کو خوب سمجھتے ہیں کہ ہمارے شہید ہونے سے (دین) کو کیا فائدہ ہو گا- چنانچہ حدیثوں میں آتا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک دفعہ حضرت جابر بن عبداللہؓ کو دیکھا کہ وہ بہت افسردہ اور غمگین کھڑے ہیں- آپ نے فرمایا- تم کیوں غمگین ہو- انہوں نے عرض کیا- یا رسول اللہ! میرے والد احد کی جنگ میں مارے گئے ہیں اور انہوں نے اپنے پیچھے بہت بڑا عیال اور قرضہ چھوڑا ہے اس لئے میں افسردہ ہوں- رسول کریم ﷺ نے فرمایا- کیا میں تمہیں خوشخبری نہ دوں کہ موت کے بعد تمہارے والد کے ساتھ کیا معاملہ ہوا- وہ خداتعالیٰ کے سامنے جب زندہ ہو کر حاضر ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے خوش ہو کر بالمشافہ کلام کیا اور فرمایا- اے میرے بندے تو مجھ سے جو کچھ مانگنا چاہتا ہے مانگ میں تجھے دوں گا- انہوں نے عرض کیا حضور میری صرف اتنی ہی خواہش ہے کہ میں پھر زندہ ہو کر دنیا میں جاؤں اور آپ کی راہ میں مارا جاؤں- اللہ تعالیٰ نے فرمایا- کہ میں ایسا کر تو سکتا ہوں- مگر میں یہ قانون بنا چکا ہوں کہ جو ایک دفعہ مر جائے اس کو دنیا میں واپس نہیں بھیجوں گا-

(ترمذی جلد 2 ابواب التفسیر سورۃ آل عمران)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو سچا ایمان لاتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ ہمارا مرنا قوم کو زندہ کرنے کا موجب ہو گا اور آخرت میں بھی ہمارے لئے بہت بڑے ثواب کا موجب ہو گا اس لئے وہ موت کو کوئی خوف والی چیز نہیں سمجھتے- وہ خداتعالیٰ کی راہ میں جان دے کر بھی زندہ ہوتے ہیں- اور جانیں نہ دینے والے زندہ رہ کر بھی مردہ ہوتے ہیں- چنانچہ ڈپٹی عبداللہ آتھم کے متعلق حضرت مسیح موعود (-) نے جو انذاری پیشگوئی فرمائی تھی- جب اس کی میعاد گذر گئی- اور آتھم نہ مرا تو ظاہر بین لوگوں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی جھوٹی نکلی- ایک دفعہ نواب صاحب بہاولپور کے دربار میں بھی بعض لوگوں نے ہنسی اڑانی شروع کر دی کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی- اور آتھم ابھی تک زندہ ہے اس وقت دربار میں خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں والے بھی بیٹھے ہوئے تھے جن کے نواب صاحب مرید تھے- باتوں باتوں میں نواب صاحب کے مونہہ سے بھی یہ فقرہ نکل گیا کہ ہاں! میرزا صاحب کی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی- اس پر خواجہ غلام فرید صاحب جوش میں آ گئے- اور انہوں نے بڑے جلال سے فرمایا کہ کون کہتا ہے آتھم زندہ ہے- مجھے تو اس کی لاش نظر آ رہی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

عرفان حدیث نمبر 19

مشورہ دینے والا

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

المستشار مؤتمن

جس سے مشورہ کیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔

(جامع ترمذی ابواب الاستیذان باب ان المستشار مؤتمن)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

حضرت ام سلمہؓ کی روایت ہے کہ جو سنن الترمذی سے لی گئی ہے(-) ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا المستشار مؤتمن یعنی جس سے مشورہ کیا جاتا ہے وہ امین ہوتا ہے۔ اب یہ چھوٹی سی حدیث ہے لیکن بہت گہری باتیں اس میں بیان ہوگئی ہیں۔ آپ لوگ روزمرہ کسی مسئلے میں ایک دوسرے سے مشورہ کرتے ہیں لیکن جس سے مشورہ کیا جائے وہ ضروری نہیں کہ آپ کو سچا مشورہ ہی دے اور بسا اوقات مشورے کے دوران وہ اپنے چھپے ہوئے مقاصد کو پیش نظر رکھ کر مشورہ دیتا ہے حالانکہ جس سے مشورہ مانگا جائے وہ امین ہونا چاہئے اس کے اوپر اعتماد کیا گیا ہے' مؤتمن ہے وہ اور جس پر اعتماد کیا جائے اس کو مشورہ ہمیشہ درست دینا چاہئے۔ چنانچہ روز مرہ کی زندگی میں آپ دیکھیں کہ یہ انسانی زندگی کی اصلاح کے لئے کتنی ضروری نصیحت ہے۔

جماعت احمدیہ کا نظام بھی مشورے پر مبنی ہے اور روزمرہ ہر انسان مشورے کا محتاج ہے۔ لیکن بسا اوقات جب مشورہ کیا جاتا ہے تو مشورہ دینے والا انسان غور نہیں کرتا کہ اس مشورے میں کچھ میری نیت بھی داخل ہے اور خواہ وہ نیت اچھی ہی ہو مگر جب مشورہ مانگا جائے تو اس اچھی بات کو مشورے میں شامل کرنا بددیانتی ہوتی ہے۔ اب یہ بات بظاہر عجیب ہے اور متضاد ہے لیکن میں آپ کے سامنے اپنے تجربے سے کھول دیتا ہوں۔ بعض دفعہ میں پوچھتا ہوں کہ فلاں جگہ جانے کے لئے کتنا وقت درکار ہے' کون سا راستہ مناسب ہے۔ کوئی شخص جو یہ چاہتا ہو کہ میں اس کے گھر بھی آؤں وہ اپنے گھر والا رستہ بتا دیتا ہے۔ کہتا ہے فلاں طرف سے فلاں جگہ جائیں اور آخر پر میرا گھر بھی اسی رستے پر پڑتا ہے تو اگر ایک دو منٹ کے لئے وہاں بھی جائیں تو بہت اچھی بات ہے۔ اب آپ دیکھیں بظاہر اچھی بات ہے لیکن جھوٹ بھی شامل ہے اس میں مستشار نہیں رہا وہ' مؤتمن نہیں رہا۔ اس کا فرض ہے وہ یہ بتائے کہ اگر آپ جلدی پہنچنا چاہتے ہیں تو یہ رستہ ہے اور یہ اچھا رستہ ہے۔ اگر آپ گھنٹہ اور لگانا چاہیں تو آدھے گھنٹے کے رستے پر ہمارا گھر حاضر ہے۔ چند منٹ کے لئے وہاں بھی آجائیں۔ اور جب وہ چند منٹ کے لئے کہے گا تو نیت ہوگی کہ کم سے کم آدھ گھنٹہ اور لگ جائے۔ اب یہ مخفی باتیں ہیں یعنی سچا آدمی جان کے جھوٹ نہیں بول رہا۔ جب وہ چند منٹ کہتا ہے تو یہ اثر ڈالنا چاہتا ہے کہ تھوڑی دیر میں کام ہو جائے گا لیکن اگر میں ہاں کہہ دوں تو فوراً اپنی بیوی کو فون کرے گا کہ جتنے رشتہ دار ہیں اکٹھے کرلو اور ہر قسم کے کھانے پکالو' جو پھل ملتا ہے وہ مہیا کرلو تاکہ آج موقع ہے اس موقع سے فائدہ اٹھا لیں۔ اور وہ جو نصف گھنٹہ ہے وہ بھی مین احتیاط سے بتا رہا ہوں۔ یہ سارا معاملہ ایک گھنٹے کا بن جاتا ہے اور یہ مجھے تجربے ہیں۔ تو آنحضرت ﷺ کی نصیحتوں میں بہت گہرے راز ہیں۔ اگر احتیاط سے ان نصیحتوں پر عمل کریں تو جب آپ سے مشورہ مانگا جائے اس وقت اپنی نیتوں کو نکال کر باہر پھینک دیں' اپنے مفادات کو نکال کر باہر پھینک دیں اور خالصتہ" وہ مشورہ دیں جو آپ کو امین ظاہر کر رہا ہو' وہ ثابت کرے کہ آپ امانت کا حق ادا کرنا جانتے ہیں۔

یہ روزمرہ کی زندگی کی باتیں ہیں جو روزانہ آپ کو دیکھنی پڑیں گی۔ اب شادی بیاہ کے معاملات ہیں ان میں مشورے ہوتے ہیں اور اکثر ان مشوروں میں دھوکہ ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ تو عمداً دھوکہ دیتے ہیں یعنی جو بات کسی لڑکی میں نہیں ہے وہ بتائیں گے۔ جو عیب کسی لڑکے میں پایا جاتا ہے وہ نہیں بتائیں گے وغیرہ وغیرہ۔ اور قول سدید سے ہٹ کر بات کرنے کے نتیجے میں بہت سے دھوکے ہوتے ہیں اور اکثر ایسی شادیاں یا ٹوٹ جاتی ہیں یا ساری زندگی کے دکھوں پر منتج ہو جاتی ہیں۔ اب یہ سمجھانے کی اس لئے ضرورت ہے کہ میں ملاقاتیں کرتا ہوں اللہ کے فضل کے ساتھ اور ان ملاقاتوں میں آئے دن یہ واسطہ پڑتا ہے۔ اگرچہ میں اس وقت ان بچیوں کو یا لڑکوں کو سمجھاتا ہوں کہ یہ ملاقاتیں اس غرض سے نہیں ہیں کہ میں تفصیل سے آپ کی یکطرفہ باتیں سنوں اور پھر کوئی فیصلہ کروں۔ جو کچھ لکھنا ہے بہتر ہے کہ نظام جماعت کی معرفت لکھیں اور امیر کی رائے بھی ساتھ شامل ہو' وہ تحقیق کر کے بتائے کہ کیا کس حد تک کس فریق کا قصور ہے۔ لیکن اس صورت میں بھی میں آخری فیصلہ نہیں کروں گا کیونکہ معاملات بالآخر' جو بھی قضائی معاملات ہیں بالآخر' مجھ تک پہنچتے ہیں اور مجھے فیصلہ دینا ہوتا ہے اگر میں پہلے ہی فیصلہ دے بیٹھوں تو پھر آخری صورت میں قاضی کیسے بن سکتا ہوں۔ اس لئے میں انہیں سمجھاتا ہوں کہ اس ملاقات میں آپ نے خواہ مخواہ اپنا وقت ضائع کیا کیونکہ آپ ویسے ملتے' کوئی دعا کے لئے کہہ دیتے' کوئی اچھی بات مجھے سنا دیتے تو یہ وقت ضائع نہ ہوتا۔ لیکن میں اس سے یہ اندازہ ضرور کر لیتا ہوں کہ ابھی بہت سے جماعت میں خائن لوگ موجود ہیں۔ اگر قصوروار نہیں تو لڑکا قصوروار ہوگا۔ اگر لڑکا قصوروار نہیں تو لڑکی قصوروار ہوگی مگر ہوتا ہے خیانت کے نتیجے میں۔

پس آنحضور ﷺ نے جو امانت اور خیانت کا مضمون بیان فرمایا اور اس پر زور دیا اس پر اتنا زور دینے کی ضرورت ہے یعنی اتنی اہمیت دینے کی ضرورت ہے کہ اگر ہم اس کو اہمیت دیں تو ساری جماعت کا تمام معاشرہ سنور جائے۔ اور اس کے علاوہ جو دنیا سنورتی ہے تو پھر دین بھی سنورتا ہے۔ جب دنیا سنورتی ہے تو آخرت بھی سنورتی ہے۔ تو باتیں بظاہر چھوٹی ہیں لیکن نتائج ان کے بہت بڑے بڑے نکلنے والے ہیں۔ پھر وہ لوگ بھی ہیں جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا وہ بعض دفعہ جان کے دھوکہ نہیں دیتے لیکن عادت ہوتی ہے اپنی بات کو سجا کے پیش کرنے کی اور اس عادت کے نتیجے میں وہ بعض دفعہ غلط فہمیاں پیدا کرنے کا موجب بن جاتے ہیں۔ پھر ایسے بھی لوگ ہیں جنہوں نے بعد میں مجھے بتایا کہ ہم نے عمداً اس شخص کو دھوکہ نہیں دیا تھا یہ بات ذہن سے اتر گئی۔ اب اگر میں تسلیم کرلوں کہ وہ بات ذہن سے اتر گئی تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ عمداً دھوکہ نہیں دیا مگر دھوکہ ہو گیا۔ اگر باشعور طور پر یہ عادت ہو کہ جو باتیں ذہن سے نہیں اترنی چاہئیں وہ نہ اتریں اور کھول کر بات بیان کی جائے تو پھر یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک شادی دکھوں پر منتج ہو مگر ایسا ہو چکا ہے' میرے سامنے ایسے معاملات آتے رہتے ہیں۔

پس میں امید رکھتا ہوں کہ آپ اس بات کو یاد رکھیں گے(-) یہی وہ نظام ہے جو ہماری جماعت میں رائج ہے۔ جب بھی ہم انتخاب کرواتے ہیں تو جس شخص کو انتخاب کے لئے کہا جاتا ہے اس پر اعتماد کیا جاتا ہے کہ جو امانت کا حق دار ہے اس کو وہ امانت دے گا۔ اگر

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط اول

پاک باطن اور اہلِ علم اور اہلِ فراست اور خداترس اور تقویٰ شعار

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کے حالات اور واقعاتِ شہادت

حضرت مسیح موعود کی کتاب تذکرۃ الشہادتین سے انتخاب

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی شہادت 14 جولائی 1903ء جماعت احمدیہ کی تاریخ میں نہایت درجہ اہمیت رکھنے والا اور ناقابل فراموش واقعہ تھا- اس لئے حضرت مسیح موعود نے اس کی تفصیلات بتانے اور صاحبزادہ عبداللطیف صاحب اور حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب کا اسوہ قیامت تک زندہ رکھنے کی تحریک کرنے کے لئے تذکرۃ الشہادتین تصنیف فرمائی جو اکتوبر 1903ء میں شائع ہوئی- اس کتاب میں حضور نے ان دونوں شہداء کے حالات اور واقعات شہادت کی تفاصیل کے ساتھ اپنے دعویٰ اور اس کی صداقت کے دلائل بھی تحریر فرمائے- حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کے واقعات حضور ہی کے الفاظ میں پیش کئے جاتے ہیں- سہولت کی خاطر ذیلی عناوین خود لگائے گئے ہیں-

لرزہ خیز ظلم

اس زمانہ میں اگرچہ آسمان کے نیچے طرح طرح کے ظلم ہو رہے ہیں مگر جس ظلم کو ابھی میں ذیل میں بیان کروں گا- وہ ایک ایسا دردناک حادثہ ہے کہ دل کو ہلا دیتا ہے اور بدن پر لرزہ ڈالتا ہے.....

انہیں دنوں میں جبکہ..... نہایت زبردست اور قوی نشان ظاہر ہوئے اور میرا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا دلائل کے ساتھ دنیا میں شائع ہوا- خوست علاقہ حدود کابل میں ایک بزرگ تک جن کا نام اخوند زادہ مولوی عبداللطیف ہے- کسی اتفاق سے میری کتابیں پہنچیں اور وہ تمام دلائل جو نقل اور عقل اور تائیدات سماوی سے میں نے اپنی کتابوں میں لکھے تھے- وہ سب دلیلیں ان کی نظر سے گزریں- اور چونکہ وہ بزرگ نہایت پاک باطن اور اہل علم اور اہل فراست اور خدا ترس اور تقویٰ شعار تھے- اس لئے ان کے دل پر ان دلائل کا قوی اثر ہوا- اور ان کو اس دعوے کی تصدیق میں کوئی دقت پیش نہ آئی- اور ان کی پاک کانشنس نے بلاتوقف مان لیا کہ یہ شخص منجانب اللہ ہے اور یہ دعویٰ صحیح ہے- تب انہوں نے میری کتابوں کو نہایت محبت سے دیکھنا شروع کیا اور ان کی روح جو نہایت صاف اور مستعد تھی میری طرف کھینچی گئی یہاں تک ان کے لئے بغیر ملاقات کے دور بیٹھے رہنا نہایت دشوار ہو گیا-

حضرت مسیح موعود سے ملاقات

آخر اس زبردست کشش اور محبت اور اخلاص کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے اس غرض سے کہ ریاست کابل سے اجازت حاصل ہو جائے حج کے لئے مصمم ارادہ کیا اور امیر کابل سے اس سفر کے لئے درخواست کی- چونکہ وہ امیر کابل کی نظر میں ایک برگزیدہ عالم اور تمام علماء کے سردار سمجھے جاتے تھے- اس لئے نہ صرف ان کو اجازت ہوئی بلکہ امداد کے طور پر کچھ روپیہ بھی دیا گیا- سو وہ اجازت حاصل کر کے قادیان میں پہنچے اور جب مجھ سے ان کی ملاقات ہوئی تو قسم اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے- میں نے ان کو اپنی پیروی اور اپنے دعویٰ کی تصدیق میں ایسا فنا شدہ پایا کہ جس سے بڑھ کر انسان کے لئے ممکن نہیں- اور جیسا کہ ایک شیشہ عطر سے بھرا ہوا ہوتا ہے ایسا ہی میں نے ان کو اپنی محبت سے بھرا ہوا پایا- اور جیسا کہ ان کا چہرہ نورانی تھا ایسا ہی ان کا دل مجھے نورانی معلوم ہوتا تھا- اس بزرگ مرحوم میں نہایت قابل رشک یہ صفت تھی کہ درحقیقت وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتا تھا اور درحقیقت ان راستبازوں میں سے تھا جو خدا سے ڈر کر اپنے تقویٰ اور اطاعت الٰہی کو انتہا تک پہنچاتے ہیں اور خدا کے خوش کرنے کے لئے اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنی جان اور عزت اور مال کو ایک ناکارہ خس و خاشاک کی طرح اپنے ہاتھ سے چھوڑ دینے کو تیار ہوتے ہیں

اس کی ایمانی قوت اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ اگر میں اس کو ایک بڑے سے بڑے پہاڑ سے تشبیہ دوں تو میں ڈرتا ہوں کہ میری تشبیہ ناقص نہ ہو- اکثر لوگ باوجود..... بیعت کے اور باوجود میرے دعویٰ کی تصدیق کے پھر بھی دنیا کو دین پر مقدم رکھنے کے زہریلے تخم سے بکلی نجات نہیں پاتے بلکہ کچھ ملونی ان میں باقی رہ جاتی ہے- اور ایک پوشیدہ بخل خواہ وہ جان کے متعلق ہو اور خواہ آبرو کے متعلق اور خواہ مال کے اور خواہ اخلاقی حالتوں کے متعلق ان کے ناکمل نفسوں میں پایا جاتا ہے- اسی وجہ سے ان کی نسبت ہمیشہ میری یہ حالت رہتی ہے کہ میں ہمیشہ کسی خدمت دینی کے پیش کرنے کے وقت ڈرتا رہتا ہوں کہ ان کو ابتلاء پیش نہ آوے- اور اس خدمت کو اپنے پر بوجھ سمجھ کر اپنی بیعت کو الوداع نہ کہہ دیں- لیکن میں کن الفاظ سے اس بزرگ مرحوم کی تعریف کروں جس نے اپنے مال اور آبرو اور جان کو میری پیروی میں یوں پھینک دیا کہ جس طرح کوئی ردی چیز پھینک دی جاتی ہے- اکثر لوگوں کو میں دیکھتا ہوں کہ ان کا اول اور آخر برابر نہیں ہوتا اور ادنیٰ سی ٹھوکر یا شیطانی وسوسہ یا بد صحبت سے وہ گر جاتے ہیں- مگر اس جواں مرد مرحوم کی استقامت کی تفصیل میں کن الفاظ سے بیان کروں کہ وہ نور یقین میں دمبدم ترقی کرتا گیا-

بیعت کے محرکات

اور جب وہ میرے پاس پہنچا تو میں نے ان سے دریافت کیا کہ کن دلائل سے آپ نے مجھے شناخت کیا- تو انہوں نے فرمایا کہ سب سے پہلے قرآن ہے جس نے آپ کی طرف میری رہبری کی اور فرمایا کہ میں ایک ایسی طبیعت کا آدمی تھا کہ پہلے سے فیصلہ کر چکا تھا کہ یہ زمانہ جس میں ہم ہیں- اس زمانہ کے اکثر لوگ (۔) روحانیت سے بہت دور جا پڑے ہیں- وہ اپنی زبانوں سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے- مگر ان کے دل مومن نہیں اور ان کے اقوال اور افعال بدعت اور شرک اور انواع و اقسام کی معصیت سے پر ہیں- ایسا ہی بیرونی حملے بھی انتہاء تک پہنچ گئے ہیں- اور اکثر دل تاریک پردوں میں ایسے بے حس و حرکت ہیں کہ گویا مر گئے ہیں- اور وہ دین اور تقویٰ جو آنحضرت ﷺ لائے تھے جس کی تعلیم صحابہ رضی اللہ عنہما کو دی گئی تھی- اور وہ صدق اور یقین اور ایمان جو اس پاک جماعت کو ملا تھا بلاشبہ اب وہ بباعث کثرت غفلت کے مفقود ہے- اور شاذونادر حکم معدوم کا رکھتا ہے- ایسا ہی میں دیکھ رہا تھا کہ (دین) ایک مردہ کی حالت میں ہو رہا ہے- اب وہ وقت آگیا ہے کہ پردہ غیب سے کوئی منجانب اللہ مجدد دین پیدا ہو- بلکہ میں روز بروز اس اضطراب میں تھا کہ وقت تنگ ہوتا جاتا ہے- انہیں دنوں میں یہ آواز میرے کانوں تک پہنچی کہ ایک شخص نے قادیان ملک پنجاب میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے- اور میں نے بڑی کوشش سے چند کتابیں آپ کی تالیف کردہ بہم پہنچائیں- اور انصاف کی نظر سے ان پر غور کر کے پھر قرآن کریم پر ان کو عرض کیا تو قرآن شریف کو ان کے ہر بیان کا مصدق پایا- اسی طرح بہت سے کلمات معرفت اور دانائی کے ان کے منہ سے میں نے سنے جو بعض یاد رہے اور بعض بھول گئے اور وہ کئی مہینہ تک میرے پاس رہے- اور اس قدر ان کو میری باتوں میں دلچسپی ہوئی کہ انہوں نے میری باتوں کو حج پر ترجیح دی اور کہا کہ میں اس علم کا محتاج ہوں جس سے ایمان قوی ہو اور علم عمل پر مقدم ہے سو میں نے ان کو مستعد پا کر جہاں تک میرے لئے ممکن تھا اپنے معارف ان کے دل میں ڈالے.....

نشانات کا مشاہدہ

مولوی صاحبزادہ عبداللطیف صاحب جب قادیان میں آئے تو صرف ان کو یہی فائدہ نہ ہوا کہ انہوں نے مفصل طور پر میرے دعویٰ کے دلائل سنے بلکہ ان چند مہینوں کے عرصہ میں جو وہ قادیان میرے پاس رہے اور ایک سفر جہلم تک بھی میرے ساتھ کیا- بعض آسمانی نشان بھی میری تائید میں انہوں نے مشاہدہ کئے- ان تمام براہین اور انوار اور خوارق کو دیکھنے کی وجہ سے وہ فوق العادت یقین سے بھر گئے اور طاقت بالا ان و ھیچ کر لے گئی.....

.....ابھی وہ اسی جگہ تھے کہ بہت سے یقین اور بھاری تبدیلی کی وجہ سے ان پر الہام اور وحی کا دروازہ کھولا گیا اور خدا تعالیٰ کی طرف سے کھلے لفظوں میں میری تصدیق کے بارے میں انہوں نے شہادتیں پائیں جن کی وجہ سے آخر کار انہوں نے اس شہادت کا شربت اپنے لئے منظور کیا جس کے مفصل لکھنے کے لئے اب وقت آگیا ہے- یقیناً یاد رکھو کہ جس طرز سے انہوں نے میری تصدیق کی راہ میں مرنا قبول کیا- اس قسم کی موت (دین) کے تیرہ سو برس کے سلسلہ میں بجز نمونہ صحابہ رضی اللہ عنہما کے اور کسی جگہ نہیں پاؤ گے- پس بلاشبہ اس طرح ان کا مرنا اور میری تصدیق میں نقد جان خدا تعالیٰ کے حوالہ کرنا یہ میری سچائی پر ایک عظیم الشان نشان ہے- مگر ان کے لئے جو سمجھ رکھتے ہیں- انسان شک و شبہ کی حالت میں کب چاہتا ہے کہ اپنی جان دے دے- اور اپنی بیوی اور اپنے بچوں کو تباہی میں ڈالے- پھر عجب تر یہ کہ یہ بزرگ معمولی انسان نہیں تھا- بلکہ ریاست کابل میں کئی لاکھ کی ان کی اپنی جاگیر تھی اور انگریزی عملداری میں بھی بہت سی زمین تھی- اور طاقت علمی اس درجہ تک تھی کہ ریاست نے تمام مولویوں کا ان کو سردار قرار دیا تھا وہ سب سے زیادہ عالم علم قرآن اور حدیث اور فقہ میں سمجھے جاتے تھے اور نئے امیر کی دستار بندی کی رسم بھی انہیں کے ہاتھ سے ہوتی تھی- اور اگر امیر فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ پڑھنے کے لئے بھی وہی مقرر تھے- یہ وہ باتیں ہیں جو ہمیں معتبر ذریعہ سے پہنچی ہیں- اور ان کی خاص

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زبان سے میں نے سنا تھا- کہ ریاست کابل میں پچاس ہزار کے قریب ان کے معتقد اور ارادتمند ہیں جن میں سے بعض ارکان ریاست بھی تھے غرض یہ بزرگ ملک کابل میں ایک فرد تھا- اور کیا علم کے لحاظ سے اور کیا تقویٰ کے لحاظ سے اور کیا جاہ اور مرتبہ کے لحاظ سے اور کیا خاندان کے لحاظ سے اس ملک میں اپنی نظیر نہیں رکھتا تھا- اور علاوہ مولوی کے خطاب کے صاحبزادہ اور اخوان زادہ اور شہزادہ کے لقب سے اس ملک میں مشہور تھے-

صاحب علم وجود

اور شہید مرحوم ایک بڑا کتب خانہ حدیث اور تفسیر اور فقہ کا اپنے پاس رکھتے تھے- اور نئی کتابوں کے خریدنے کے لئے ہمیشہ حریص تھے اور ہمیشہ درس و تدریس کا شغل جاری تھا- اور صدہا آدمی ان کی شاگردی کا فخر حاصل کر کے مولویت کا خطاب پاتے تھے- لیکن بایں ہمہ کمال یہ تھا کہ بے نفسی اور انکسار میں اس مرتبہ تک پہنچ گئے تھے کہ جب تک انسان فنافی اللہ نہ ہو یہ مرتبہ نہیں پا سکتا- ہر ایک شخص کسی قدر شہرت اور علم سے محجوب ہو جاتا ہے- اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھنے لگتا ہے اور وہی علم اور شہرت حق طلبی سے اس کو مانع ہو جاتی ہے- مگر یہ شخص ایسا بے نفس تھا کہ باوجودیکہ ایک مجموعہ فضائل کا جامع تھا مگر تب بھی کسی حقیقت حقہ کے قبول کرنے سے اس کو اپنی علمی اور عملی اور خاندانی وجاہت مانع نہیں ہو سکتی تھی اور آخر سچائی پر اپنی جان قربان کی اور ہماری جماعت کے لئے ایک ایسا نمونہ چھوڑ گیا جس کی پابندی اصل منشاء خدا کا ہے- اب ہم ذیل میں اس بزرگ کی شہادت کے واقعہ کو لکھتے ہیں کہ کس دردناک طریق سے وہ قتل کیا گیا اور اس راہ میں کیا استقامت اس نے دکھلائی کہ بجز کامل قوت ایمانی کے اس دارالغرور میں کوئی نہیں دکھلا سکتا- اور بالآخر ہم یہ بھی لکھیں گے کہ ضرور تھا کہ ایسا ہی ہوتا کیونکہ آج سے تئیس برس پہلے ان کی شہادت اور ان کے ایک شاگرد کی شہادت کی نسبت خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی تھی جس کو اسی زمانہ میں میں نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں شائع کیا تھا- سو اس بزرگ مرحوم نے نہ فقط وہ نشان دکھلایا جو کامل استقامت کے رنگ میں اس سے ظہور میں آیا- بلکہ یہ دوسرا نشان بھی اس کے ذریعہ سے ظاہر ہو گیا جو ایک مدت دراز کی پیشگوئی اس کی شہادت سے پوری ہو گئی جیسا کہ ہم انشاء اللہ اخیر میں اس پیشگوئی کو درج کریں گے-

واقعات شہادت

ہم پہلے بیان کر چکے ہیں- کہ مولوی صاحب خوست علاقہ کابل سے قادیان میں آ کر کئی مہینہ میرے پاس اور میری صحبت میں رہے- پھر بعد اس کے آسمان پر یہ امر قطعی طور پر فیصلہ پا چکا- کہ وہ درجہ شہادت پاویں تو اس کے لئے یہ تقریب پیدا ہوئی کہ وہ مجھ سے رخصت ہو کر اپنے وطن کی طرف واپس تشریف لے گئے- اب جیسا کہ معتبر ذرائع سے اور خاص دیکھنے والوں کی معرفت مجھے معلوم ہوا ہے- قضاء و قدر سے یہ صورت پیش آئی کہ مولوی صاحب جب سرزمین علاقہ ریاست کابل کے نزدیک پہنچے تو علاقہ انگریزی میں ٹھہر کر بریگیڈیر محمد حسین کوتوال کو جو ان کا شاگرد تھا- ایک خط لکھا کہ اگر آپ امیر صاحب سے میرے آنے کی اجازت حاصل کر کے مجھے اطلاع دیں تو امیر صاحب کے پاس بمقام کابل میں حاضر ہو جاؤں بلا اجازت اس لئے تشریف نہ لے گئے کہ وقت سفر امیر صاحب کو یہ اطلاع دی تھی- کہ میں حج کو جاتا ہوں- مگر وہ ارادہ قادیان میں بہت دیر تک ٹھہرنے سے پورا نہ ہو سکا اور وقت ہاتھ سے جاتا رہا- اور چونکہ وہ میری نسبت شناخت کر چکے تھے- کہ یہی شخص مسیح موعود ہے- اس لئے میری صحبت میں رہنا ان کو مقدم معلوم ہوا- اور (-) حج کا ارادہ انہوں نے کسی دوسرے سال پر ڈال دیا- اور ہر ایک دل اس بات کو محسوس کر سکتا ہے کہ ایک حج کا ارادہ کرنے والے کے لئے اگر یہ بات پیش آ جائے- کہ وہ اس مسیح موعود کو دیکھ لے جس کا تیرہ سو برس سے (-) انتظار ہے- تو بموجب نص صریح قرآن اور احادیث کے وہ بغیر اس کی اجازت کے حج کو نہیں جا سکتا- ہاں باجازت اس کے دوسرے وقت میں جا سکتا ہے-

ایک شریر کی سازش

غرض چونکہ وہ مرحوم (-) اپنی صحت نیت سے حج نہ کر سکا- اور قادیان میں ہی دن گزر گئے تو قبل اس کے کہ وہ سرزمین کابل میں وارد ہوں- اور حدود ریاست کے اندر قدم رکھیں احتیاطاً قرین مصلحت سمجھا- کہ انگریزی علاقہ میں رہ کر امیر کابل پر اپنی سرگزشت کھول دی جائے- کہ اس طرح پر حج کرنے سے معذوری پیش آئی- انہوں نے مناسب سمجھا کہ بریگیڈیر محمد حسین کو خط لکھا تا وہ مناسب موقعہ اصل حقیقت مناسب لفظوں میں امیر کے گوش گزار کر دیں- اور اس خط میں یہ لکھا کہ اگرچہ میں حج کے لئے روانہ ہوا تھا- مگر مسیح موعود کی مجھے زیارت ہو گئی اور چونکہ مسیح موعود کے ملنے کے لئے اور اس کی اطاعت مقدم رکھنے کے لئے خدا اور رسولؐ کا حکم ہے- اس مجبوری سے مجھے قادیان میں ٹھہرنا پڑا- اور میں نے اپنی طرف سے یہ کام نہ کیا- بلکہ قرآن اور حدیث کی رو سے اسی امر کو ضروری سمجھا- جب یہ خط بریگیڈیر محمد حسین کوتوال کو پہنچا تو اس نے وہ خط اپنے زانو کے نیچے رکھ لیا اور اس وقت پیش نہ کیا- مگر اس کے نائب کو جو مخالف اور شریر آدمی تھا- کسی طرح پتہ لگ گیا- کہ یہ مولوی صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کا خط ہے اور وہ قادیان میں ٹھہرے رہے- تب اس نے وہ خط کسی تدبیر سے نکال لیا اور امیر صاحب کے آگے پیش کر دیا- امیر صاحب نے بریگیڈیر محمد حسین کوتوال سے دریافت کیا کہ کیا یہ خط آپ کے نام آیا ہے- اس نے امیر کے موجودہ غیظ و غضب سے خوف کھا کر انکار کر دیا- پھر ایسا اتفاق ہوا کہ مولوی صاحب شہید نے کئی دن پہلے خط کے جواب کا انتظار کر کے ایک اور خط بذریعہ ڈاک محمد حسین کوتوال کو لکھا- وہ خط افسر ڈاک خانہ نے کھول لیا اور امیر صاحب کو پہنچا دیا- چونکہ قضاء و قدر سے مولوی صاحب کی شہادت مقدر تھی- اور آسمان پر وہ برگزیدہ بزمرہ شہداء داخل ہو چکا تھا- اس لئے امیر صاحب نے ان کو بلانے کے لئے حکمت عملی سے کام لیا- اور ان کی طرف خط لکھا کہ آپ بلا خطرہ چلے آؤ- اگر یہ دعویٰ سچا ہو گا تو میں بھی مرید ہو جاؤں گا- بیان کرنے والے کہتے ہیں کہ ہمیں یہ معلوم نہیں کہ خط امیر صاحب نے ڈاک میں بھیجا تھا یا دستی روانہ کیا تھا- بہرحال اس خط کو دیکھ کر مولوی صاحب موصوف کابل کی طرف روانہ ہو گئے- اور قضاء و قدر نے نازل ہونا شروع کر دیا-

مصائب کا آغاز

راویوں نے بیان کیا ہے کہ جب شہید مرحوم کابل کے بازار سے گزرے تو گھوڑے پر سوار تھے اور ان کے پیچھے آٹھ سرکاری سوار تھے اور ان کی تشریف آوری سے پہلے عام طور پر کابل میں مشہور تھا کہ امیر صاحب نے اخوند زادہ صاحب کو دھوکہ دے کر بلایا ہے- اب بعد اس کے دیکھنے والوں کا یہ بیان ہے کہ جب اخوند زادہ صاحب مرحوم بازار سے گزرے تو ہم اور دوسرے بہت سے بازاری لوگ ساتھ چلے گئے- اور یہ بھی بیان کیا کہ آٹھ سرکاری سوار خوست سے ہی ان کے ہمراہ کئے گئے تھے- کیونکہ ان کے خوست پہنچنے سے پہلے حکم سرکاری ان کے گرفتار کرنے کے لئے حاکم خوست کے نام آ چکا تھا- غرض جب امیر کے روبرو پیش کئے گئے تو مخالفوں نے پہلے سے ہی ان کے مزاج کو متغیر کر رکھا تھا- اس لئے وہ بہت ظالمانہ جوش سے پیش آئے- اور حکم دیا کہ مجھے ان سے بو آتی ہے- ان کو فاصلہ پر کھڑا کرو- پھر تھوڑی دیر کے بعد حکم دیا کہ ان کو اس قلعہ میں جس میں خود امیر صاحب رہتے ہیں قید کر دو اور زنجیر غراغراب لگا دو- یہ زنجیر وزنی ایک من چوبیس سیر انگریزی کا ہوتا ہے- کمر سے گردن تک گھیر لیتا ہے اور اس میں ہتھکڑی بھی شامل ہے- اور نیز حکم دیا کہ پاؤں میں بیڑی وزنی آٹھ سیر انگریزی کی لگا دو- پھر اس کے بعد مولوی صاحب چار مہینہ قید میں رہے-

استقامت

اور اس عرصہ میں کئی دفعہ ان کو امیر کی طرف سے فہمائش ہوئی کہ تم اگر اس خیال سے توبہ کرو کہ قادیانی درحقیقت مسیح موعود ہے تو تمہیں رہائی دی جائے گی- مگر ہر مرتبہ انہوں نے یہی جواب دیا کہ میں صاحب علم ہوں- اور حق و باطل کی شناخت کرنے کی خدا نے مجھے قوت عطا کی ہے- میں نے پوری تحقیق سے معلوم کر لیا ہے کہ یہ شخص درحقیقت مسیح موعود ہے- اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میرے اس پہلو کے اختیار کرنے میں میری جان کی خیر نہیں ہے- اور میرے اہل و عیال کی بربادی ہے- مگر میں اس وقت اپنے ایمان کو اپنی جان اور ہر ایک دنیوی راحت پر مقدم سمجھتا ہوں- شہید مرحوم نے نہ ایک دفعہ بلکہ قید ہونے کی حالت میں بارہا یہی جواب دیا- اور یہ قید انگریزی قید کی طرح نہیں تھی جس میں انسانی کمزوری کا کچھ کچھ لحاظ رکھا جاتا ہے- بلکہ ایک سخت قید تھی جس کو انسان موت سے بدتر سمجھتا ہے- اس لئے لوگوں نے شہید موصوف کی اس استقامت اور استقلال کو نہایت تعجب سے دیکھا اور درحقیقت تعجب کا مقام ہے کہ ایسا جلیل الشان شخص کہ جو کئی لاکھ روپیہ کی ریاست کابل میں جاگیر رکھتا تھا اور اپنے فضائل علمی اور تقویٰ کی وجہ سے گویا تمام سرزمین کابل کا پیشوا تھا اور قریباً پچاس برس کی عمر تک تنعم اور آرام میں زندگی بسر کی تھی- اور بہت سا اہل و عیال اور عزیز فرزند رکھتا تھا- پھر یک دفعہ وہ ایسی سنگین قید میں ڈالا گیا جو موت سے بدتر تھی اور جس کے تصور سے بھی انسان کے بدن پر لرزہ پڑتا ہے- ایسا نازک اندام اور نعمتوں کا پروردہ انسان وہ اس روح کے گداز کرنے والی قید میں صبر کر سکے- اور جان کو ایمان پر فدا کرے- بالخصوص جس حالت میں امیر کابل کی طرف سے بار بار ان کو پیغام پہنچتا تھا کہ اس قادیانی شخص کے دعویٰ سے انکار کر دو تو تم ابھی عزت سے رہا کئے جاؤ گے مگر اس قوی الایمان بزرگ نے اس بار بار کے وعدہ کی کچھ بھی پرواہ نہ کی- اور بار بار یہی جواب دیا کہ مجھ سے یہ امید مت رکھو کہ میں ایمان پر دنیا کو مقدم رکھ لوں- اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ جس کو میں نے خوب شناخت کر لیا اور ہر ایک طرح سے تسلی کر لی- اپنی موت کے خوف سے اس کا انکار کر دوں- یہ انکار تو مجھ سے نہیں ہو گا- میں دیکھ رہا ہوں کہ میں نے حق پا لیا- اس لئے چند روزہ زندگی کے لئے مجھ سے یہ بے ایمانی نہیں ہو گی- کہ میں اس ثابت شدہ حق کو چھوڑ دوں- میں جان چھوڑنے کے لئے تیار ہوں اور فیصلہ کر چکا ہوں مگر حق میرے ساتھ جائے گا- اس بزرگ کے بار بار کے یہ جواب ایسے تھے- کہ سرزمین کابل کبھی ان کو فراموش نہیں کرے گی- اور کابل کے لوگوں نے اپنی تمام عمر میں یہ نمونہ ایمانداری اور استقامت کا کبھی نہیں دیکھا ہو گا-

خاص رعایت

اس جگہ یہ بھی ذکر کرنے کے لائق ہے- کہ کابل کے امیروں کا یہ طریق نہیں ہے- کہ اس قدر بار بار وعدہ معافی دے کر ایک عقیدہ کے چھڑانے کے لئے توجہ دلائیں- لیکن مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کی یہ خاص رعایت اس وجہ سے تھی کہ وہ ریاست کابل کا گویا ایک بازو تھا اور ہزارہا انسان اس کے معتقد تھے اور جیسا کہ ہم اوپر لکھ چکے ہیں وہ امیر کابل کی نظر میں اس قدر منتخب عالم فاضل تھا- کہ تمام علماء میں آفتاب کی طرح سمجھا جاتا تھا- پس ممکن ہے کہ امیر کو بجائے خود یہ رنج بھی ہو کہ ایسا برگزیدہ انسان علماء کے اتفاق رائے سے ضرور قتل کیا جائے گا- اور یہ تو ظاہر ہے کہ آجکل ایک طور سے عنان حکومت کابل کے مولویوں کے ہاتھ میں ہے- اور جس بات پر مولوی لوگ اتفاق کر لیں- پھر ممکن نہیں کہ امیر اس کے برخلاف کچھ کر سکے- پس یہ امر قرین قیاس ہے کہ ایک طرف اس امیر

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاگل خانہ کا عبرتناک منظر

جسمانی لحاظ سے اسفل سافلین کا ہیبت ناک نظارہ

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

حضرت خلیفہ اول فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی کو موقعہ ملے تو پاگل خانہ (جسے آج کل مینٹل ہسپتال کہا جاتا ہے) اور جیل خانہ ضرور دیکھ لینے چاہئیں۔ کیونکہ ان کے دیکھنے سے بعض قسم کی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور عبرت کا پہلو مزید برآں ہے' اس نصیحت کے پیش نظر میں نے ایک دوست سے مینٹل ہسپتال لاہور کے دیکھنے کی خواہش کی اور انہوں نے ازراہ مہربانی کل بروز جمعرات بتاریخ 30۔ جون (1955ء) اس کا انتظام فرمایا بلکہ خود ساتھ ہو کر پاگل خانہ کے مختلف حصے دکھائے۔

حقیقتاً یہ ہسپتال ایک بھاری عبرت گاہ ہے۔ اور حکومت اس ادارہ پر کم و بیش دس لاکھ سالانہ خرچ کر کے ایک بہت عمدہ خدمت بجالا رہی ہے۔ اس پاگل خانہ میں پاکستان کے ہر حصہ سے دماغی امراض کے مریض جمع ہیں۔ پنجاب صوبہ سرحد سندھ بلوچستان بہاولپور اور بنگال وغیرہ سب صوبوں کے مریض پائے جاتے ہیں۔ جن کی تعداد قریباً ڈیڑھ ہزار ہے۔ جن میں چار پانچ سو کے قریب عورتیں بھی شامل ہیں۔ عورتوں کے حصہ میں تو ہم نہیں گئے۔ مگر ہسپتال کے مردانہ حصہ کا ایک ایک چپہ مجسمہ عبرت تھا۔ اور غالباً یہ اسی اثر کا نتیجہ تھا کہ مجھے اس کے بعد گذشتہ رات بالکل نیند نہیں آئی۔ اور تمام رات بے خوابی میں گزری۔

اس پاگل خانہ میں مختلف قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ بعض مالیخولیا میں مبتلا ہو کر خاموش بیٹھے رہتے ہیں۔ گویا کہ وہ اس دنیا کی ہر چیز سے بیزار ہیں۔ اور اپنے ماحول کی کسی چیز میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتے بعض اوٹ پٹانگ تقریریں کرتے ہوئے ادھر ادھر شور کرتے پھرتے ہیں۔ اور کوئی سننے والا ہو نہ ہو۔ وہ اپنی بات سنائے جاتے ہیں۔

بعض نے ناچنا کودنا اپنا شغل بنا رکھا ہے۔ بعض اپنے زعم میں مجسٹریٹ اور لیڈر وغیرہ بن کر دوسروں پر حکومت کرنے کے متمنی رہتے ہیں۔ بعض شعر گوئی کے دلدادہ ہیں اور خود ساختہ اشعار سے اپنا دل بہلاتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ایک بوڑھا مریض ایک الٹی کتاب پکڑے ہوئے ہیر رانجھا کے شعر گاتا پھرتا تھا۔ بعض جرائم پیشہ قسم کے مریض ہیں۔ جنہیں ان کے خطرناک رجحانات کی وجہ سے علیحدہ علیحدہ سلاخ دار کوٹھڑیوں میں بند رکھا جاتا ہے۔ ایک حصہ مادر زاد ننگا رہنے پر مصر ہے۔ اور اسے بھی الگ کوٹھڑیوں میں بند رکھا جاتا ہے۔ بعض پاگلوں میں ہر آنے والے کے ساتھ آگے بڑھ کر مصافحہ کرنے کی آرزو رہتی ہے۔ بعض بظاہر تندرست اور اچھی بھلی باتیں کرتے ہیں۔ اور بعض اچھے تعلیم یافتہ ہیں۔ مگر خاص خاص موضوع پر ان کی رگ جنون پھڑکنے لگ جاتی ہے۔ غالباً سب سے زیادہ رحم کے قابل ان مریضوں کی حالت ہے۔ جو مجنون ہونے کے علاوہ ہسپتال میں پہنچ کر دوسری بیماریوں کا بھی شکار ہو گئے ہیں۔ ان کے لئے ہسپتال کا ایک علیحدہ وارڈ معین ہے۔ اور ہسپتال کا عملہ سب حصوں کی پوری دیکھ بھال کرتا۔ ان کے علاج کا انتظام کرنا۔ ان کے لئے دودھ اور شربت بلکہ حسب ضرورت پھل بھی مہیا کرتا ہے۔ مگر ایک قلیل حصہ کو چھوڑ کر ہسپتال کے اکثر مریض اس قسم کی خدمت کی قدر پہچاننے سے بالا اور غنی ہیں۔

ہسپتال دیکھتے ہوئے جو خیال مجھے بار بار آتا تھا۔ اور میں نے اپنے ساتھیوں سے اس کا ذکر بھی کیا۔ وہ اس قرآنی آیت میں مذکور ہے۔ ہم نے انسان کو بہترین قویٰ اور بہترین ساخت میں پیدا کیا ہے۔ لیکن ہم نے اپنی حکمت سے اس کے لئے اس حالت سے نیچے گرنے کا بھی رستہ کھلا رکھا ہے۔ حتیٰ کہ بسا اوقات وہ اپنے اعلیٰ مقام سے گر کر اور ارفع انسانی طاقتوں کو ضائع کر کے ایک اسفل ترین گڑھے میں گر جاتا ہے۔" اور اس حالت میں گویا جانوروں سے بھی بد تر ہو جاتا ہے۔ پھر مجھے خیال آیا کہ اس آیت کا اصل موضوع تو دینی اور روحانی ہے۔ جیسا کہ بعد کی آیت میں الا الذین امنوا کے الفاظ ظاہر کرتے ہیں۔ اس خیال کے آتے ہی میری روح کانپ گئی۔ کہ گو اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کی غرض یہ بیان فرمائی ہے کہ "ہم نے تمام بڑے اور چھوٹے انسانوں کو خدا کا بندہ بن کر رہنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ مگر افسوس کتنے ہیں کہ جو اس کے بندہ کہلا سکتے ہیں۔ دنیا کا بیشتر حصہ اس وقت یا تو خدا تعالیٰ کا باغی ہے۔ یا اس کی طرف سے قطعی طور پر غافل۔ بظاہر اسے ماننے والے بھی حقیقت کے لحاظ سے ننانوے فیصدی اس کے منکر ہیں۔ حق یہی ہے۔ کہ خواہ انسان جسمانی لحاظ سے گر کر اپنے اعلیٰ انسانی قوٰے کو کھو بیٹھے یا دینی اور روحانی لحاظ سے گر کر دنیا کا کیڑا بن جائے وہ اسفل سافلین کے حکم کے نیچے آ جاتا ہے۔ جس سے ہر شخص کو پناہ مانگنی چاہئے۔

مجھے ہسپتال کے مختلف حصوں کو دیکھتے ہوئے اس حقیقت کی طرف بھی راہنمائی ہوئی کہ پاگل ہونے کے بعد انسان کے دبے ہوئے جذبات رجحانات ابھر کر بالکل عریاں ہو جاتے ہیں۔ اور انسان اپنے جنون میں انہی باتوں کو دہراتا ہے۔ جو صحت کی حالت میں اس کے دل و دماغ پر چھائی ہوئی ہوں۔ اس جہت سے یہ حضرت مسیح موعود کا ایک معجزہ ہے۔ کہ احمدیوں میں جو بھی پاگل ہوا ہے۔ اس نے لازماً اور بلا استثنیٰ ولی اللہ اور ملہم من اللہ ہونے اور مصلح بننے کا دعویٰ کیا ہے اور پاگل ہونے کے بعد اس کی ساری گفتگو کا محور دینی باتیں اور مذہبی مباحث کے اندر محدود ہو جاتی رہی ہے۔ یہ اس عظیم الشان روحانی اثر کا نتیجہ ہے جو حضرت مسیح موعود نے اپنے متبعین میں پیدا کیا ہے کہ ان کا شعوری حصہ تو الگ رہا۔ ان کے غیر شعوری حصہ میں گویا سراسر دین ہی کی حکومت ہے۔ میں نے آج تک کسی احمدی کو نہیں دیکھا۔ جس نے جنون کی حالت میں دینی موضوع کے سوا کسی اور مضمون کو اپنی گفتگو کا محور بنایا ہو۔

مجھے اس بات سے بہت خوشی ہوئی کہ پاگل خانہ کے اندر ذمہ وار افسروں نے خوش نما منظر پیدا کرنے اور آنکھوں کو راحت اور ٹھنڈک بخشنے کے لئے بہت اچھا باغ لگایا ہوا ہے۔ اس خیال کے آتے ہی میرا خیال اس طرف منتقل ہوا کہ دنیا کی ہر اچھی چیز خدائی نظام کی جھلک بلکہ نقل نظر آتی ہے اللہ تعالیٰ نے آخرت کی نعمتوں کو جنت کے لفظ سے تعبیر کیا ہے جس کے معنے باغ کے ہیں وہ باغ کیسا ہو گا اسے تو صرف خدا ہی جانتا ہے مگر یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ آج تک دنیا کی کسی قوم نے اپنے ماحول کو خوش منظر اور راحت بخش بنانے کے لئے باغ سے بڑھ کر کوئی اور چیز ایجاد نہیں کی۔ میں اس وقت بیمار اور کمزور ہوں زیادہ نہیں لکھ سکتا اس لئے اس پر اکتفا کرتا ہوں۔ اللہ ہم سب کو روحانی اور جسمانی لحاظ سے اسفل سافلین میں گرنے سے بچائے اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔

(الفضل 6۔ جولائی 55ء)

☆☆☆☆☆☆

مجرموں کی تلاش میں پیش رفت

مغربی ممالک میں سائنس دانوں کی ایک کثیر تعداد مختلف امور میں تحقیق و تفتیش میں ہمہ وقت مصروف رہتی ہے۔ اور ان امور میں بے شمار ایسی باتیں ہوتی ہیں جن کا موجودہ زندگی سے ہمیں کوئی تعلق معلوم نہ ہو لیکن اس تحقیق کے نتیجہ میں بعض ایسے امور کا خود بخود انکشاف ہو جاتا ہے۔ جو بہت کار آمد اور انسانی دنیا کے لئے بہت مفید ثابت ہوتے ہیں۔

اس کی ایک عجیب مثال اب سامنے آئی ہے اور وہ یہ کہ برطانیہ میں پولیس کمپیوٹروں میں جرائم پیشہ افراد کے کانوں کی تصویروں کا ایک ریکارڈ تیار کر رہی ہے جو فنگر پرنٹس کی جگہ جرائم کی تفتیش کے سلسلے میں استعمال کی جا سکیں گی۔

بی۔ بی۔ سی کے مطابق برطانیہ میں جرائم کے سلسلہ میں قائم سائنسی تحقیقاتی مرکز میں اب تک تقریباً ایک لاکھ لوگوں کے کانوں کی تصویروں کا مجموعہ کمپیوٹر کے ذریعہ محفوظ کیا جا چکا ہے۔ اور ان کی مدد سے مجرموں کی شناخت میں کافی آسانی ہو گی۔ اس ساری تحقیق کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ کوئی دو کان ایک جیسے نہیں ہوتے ابھی تک یہ نظریہ مکمل طور پر ثابت نہیں کیا جا سکا لیکن اب اس تحقیقی کوشش کے نتیجہ میں اس بات کا حتمی ثبوت بھی مل جائے گا کہ آیا یہ بات صحیح ہے یا نہیں۔

اس نئی تکنیک کے منصہ شہود پر آنے سے پہلے فنگر پرنٹس کے متعلق بھی یہی کہا جاتا رہا ہے کہ چونکہ کوئی سے دو آدمیوں کی انگلیوں کی لکیریں ایک جیسی نہیں ہوتیں اس لئے اگر کسی طرح مجرم کی فنگر پرنٹس مل جائیں تو ان کو پہلے سے موجود فنگر پرنٹس سے مقابلہ کر کے کسی بھی ملزم کی پہچان کی جا سکتی ہے۔

مجرموں کو پکڑنے کے سلسلے میں فنگر پرنٹس کے بعد ڈی۔ این۔ اے۔ ٹسٹ استعمال کیا جائے گا جو فنگر پرنٹس سے زیادہ صحیح اور یقینی سمجھا جاتا ہے اور اب بھی اسے استعمال کیا جا رہا ہے۔ لیکن اب سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ اس سے بھی زیادہ ایک اور حتمی طریقہ پر تحقیق کی جا رہی ہے اور یہ ہے انسانی جسم کی خوشبو یا بدبو۔ جو بھی آپ کہہ لیں۔ اور سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ ہر انسان کی ایک اپنی بو ہوتی ہے جو ہر دوسرے انسان سے علیحدہ ہوتی ہے اور اگر کسی طریقہ سے اس بو کو پہچانا جا سکے تو مجرم جو اپنی بو جائے واردات پر چھوڑ جاتا ہے اسے آگے چلاتے ہوئے مجرم تک پہنچا جا سکتا ہے۔ ویسے یہ تو بات اب ہر کسی کو معلوم ہے کہ مجرموں کو تلاش کرنے میں کتوں کی مدد لی جاتی ہے جو مجرموں کو ان کی بو کے ذریعہ ایک ہجوم میں سے بھی ڈھونڈ نکالتے ہیں۔ تو اگر کتوں میں یہ خاصیت اتنی گہری ہوتی ہے تو انسان کیوں اپنے آپ میں اسی قسم کی خاصیت پیدا نہیں کر سکتا۔ بہرحال ان سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ یہ پہلے طریقوں سے بھی زیادہ سائنسی اور بااعتبار

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علاج بالغذا

ہومیو ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

کھجور کے خواص

کھجور ایک مفید عام پھل ہے جسے عربی میں رطب فارسی میں خرما اور انگریزی میں ڈیٹ Date کہا جاتا ہے کھجور کی ایک قسم چھوارہ بھی ہے جسے خرمائے خشک کہتے ہیں عراق کی کھجور سب سے اچھی سمجھی جاتی ہے کھجور میں کافی غذائیت پائی جاتی ہے چنانچہ پانچ سو گرام کھجور میں قریباً تیرہ سو کیلوری غذائیت ہوتی ہے۔

کھجور کی تاثیر گرم تر ہوتی ہے۔

تاثیر چھوارہ بھی گرم تر ہے۔

کھجور کے خواص

یہ صالح خون پیدا کرتی ہے۔ جسم کو طاقت دیتی ہے۔ اسی طرح معدہ، جگر اور گردوں کے علاوہ اعصاب کو تحریک بہم پہنچاتی ہے دماغ اور حافظہ کو تقویت دیتی ہے حرارت غریزی کو بڑھاتی ہے یعنی ایسے لوگ جن کا درجہ حرارت بوجہ ضعف و نقاہت کمتر رہتا ہو ان کو گرم کرتی ہے جسم کو مضبوط بنا کر امراض کے مقابلہ کے لئے تیار کرتی ہے جگر کی طاقت و اصلاح کر کے جسم کے اندرونی فساد و زہریلے مادوں کو خارج کرتی ہے جسم کو فربہ بناتی ہے ایسے لوگ جن کا وزن طبعی وزن سے کم ہو اس کو پورا کرتی ہے سرد اور بلغمی مزاجوں کے بہت موافق ہے سردی کے امراض مثلاً رعشہ فالج لقوہ درد کمر مثانہ کی کمزوری سلسل البول درد سینہ کھانسی نزلہ زکام بخار نمونیا سینے میں بلغم کے اجتماع میں مفید ہے انتڑیوں کو ملائم کر کے اجابت بافراغت لاتی ہے امراض مفاصل و قلب میں عرصہ دراز تک استعمال کرنے سے بہت اچھے نتائج برآمد ہوتے ہیں زچگی کے بعد کے ضعف کو دور کرتی اور زاں بعد پیدا ہونے والے کئی ایک عوارض کا ازالہ کرتی ہے سینے و پھیپھڑے کے سردی و بلغم کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بہت سے عوارض میں مفید ہے ریاحی درد جوڑوں کا درد جوڑوں کی سختی کمر درد کو دور کرتی ہے تازہ دودھ یا پنیر یا مکھن کے ساتھ کھانے سے رنگت کو خوب نکھارتی ہے سب سے بڑھ کر یہ کہ کھجور ہمارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ کو بے حد پسند تھی اور روزہ کھجور سے افطار کرنا ہمارے آقاؐ کی سنت مبارکہ ہے۔

کھجور کی گٹھلی

کھجور کی گٹھلیاں کوٹ کر جوشاندہ بنا کر پینے سے خون بواسیر اور سیلان رحم رک جاتا ہے نیز پتھری ٹوٹ کر نکلتی ہے گٹھلی کو جوش دے کر پینے سے اسہال رُک جاتے ہیں گٹھلی جلا کر دھو کر بہت باریک سفوف کر کے زخموں پر چھڑکنے سے زخم بہت جلد مندمل ہو جاتے ہیں یہی سفوف آنکھوں میں لگانے سے بینائی تیز ہو جاتی ہے اور پانی آنا بند ہو جاتا ہے پلکوں کے بال گر جائیں تو اس سے پیدا ہو جاتے ہیں اور موجودہ بال درست اور خوب صورت ہو جاتے ہیں نیز اس سے آنکھ کے زخم بھی درست ہو جاتے ہیں۔

کھجور کے استعمال کے مختلف طریق

کسی بھی غذائی علاج کے لئے ضروری ہے کہ اسے باقاعدگی و تسلسل کے ساتھ کافی عرصہ تک جاری رکھا جائے تاکہ اس سے خاطر خواہ نتائج برآمد ہو سکیں بے قاعدگی اور عدم تسلسل اور بہت تھوڑے عرصہ کے استعمال سے کسی بھی غذائی علاج سے تسلی بخش نتائج برآمد نہیں ہو سکتے۔ کھجور کے آٹھ دس دانے دن میں چند بار (تنہا) کھا لئے جائیں۔

○ دس پندرہ عدد کھجور یا چھوارے کی گٹھلیاں نکال کر نصف لیٹر یا کم و بیش دودھ میں ڈال کر شہد یا چینی ملا کر خوب ابالیں جب گاڑھا ہو جائے تو استعمال میں لائیں۔ شہد یا چینی ملا کر حسب طبیعت گاجر کا جوس کشمش و مغز بادام بھی ملا سکتے ہیں بعض لوگ مغز بادام خشخاش یا بعض دیگر مغزیات کا اضافہ کرتے ہیں۔

○ گرم مزاج لوگ کسی مذکورہ طریق کے تحت استعمال کرنے کے بعد لیموں کی سکنجبین (سکنجوی) یا دیگر کوئی ٹھنڈا مشروب پی لیتے ہیں اس سے انہیں کسی قسم کا ضرر نہیں پہنچتا سرد مزاج لوگ دودھ میں مذکورہ طریق پر تیار کر کے تھوڑی مقدار میں ادرک کا اضافہ کر کے نیم گرم پی سکتے ہیں اس سے اس کی افادیت بڑھ جاتی ہے جبکہ گرم مزاج خوب ٹھنڈا کر کے پئیں

○ جب دودھ میں کھجور یا چھوارے خوب نرم ہو جائیں تو ملک شیکر میں ڈال کر خوب آمیز کریں اور پی لیں۔

○ مکھن اور کھجور یا دودھ یا پانی میں بھگوئے ہوئے چھوارے کھانے سے انڈر ویٹ لوگوں کا وزن بہت جلدی ترقی کرتا ہے اور خشکی دور ہو جاتی ہے۔

بقیہ صفحہ 5

طریقہ ہو گا اور آسان بھی۔

مسٹر ڈاڈ نے جو اس 'سونگھنے کی ٹیکنالوجی کی تحقیق میں پچھلے تیس سال سے مصروف ہیں ان کا کہنا ہے کہ یہ ٹیکنالوجی نہ صرف مجرموں کو پکڑنے کے کام میں استعمال کی جا سکتی ہے بلکہ دوائیاں بنانے میں بھی یہ کام میں لائی جا سکتی ہے کیونکہ ان کے کہنے کے مطابق صحت اور بیماری کی حالت میں انسانی جسم سے نکلنے والی بو میں بھی تبدیلیاں وقوع پذیر ہوتی رہتی ہیں اور اس طرح کسی دوائی کے اثرات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

کھیل کھلاڑی

عطاء الغفار راشد صاحب

ورلڈ کپ 99ء اور پاکستانی ٹیم

ویسے تو کرکٹ کا کھیل ایسا ہے کہ نتائج کے بارے میں پہلے سے کوئی رائے اور تبصرہ درست ہونے یا نہ ہونے کے امکانات پچاس، پچاس فیصد ہوتے ہیں اور یہ کھیل پل بھر میں تبدیل بھی ہو جاتا ہے۔ مثلاً ہاکی کے کھیل میں اگر کسی ٹیم کی برتری 2 یا اس سے زائد گول کی ہو جائے تو پھر مخالف ٹیم کا کھیل میں واپس آنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ مگر کرکٹ میں اگر ایک ٹیم اپنے ہدف کے بہت قریب بھی پہنچنے والی ہو تو دو تین وکٹوں کے گرنے سے دوسری ٹیم بھی میچ جیت سکتی ہے۔ اکثر میچوں میں ایسے کرشمے دیکھنے کو ملتے رہتے ہیں۔ پاکستانی ٹیم اس وقت سب سے زیادہ غیر متوقع نتائج دینے والی ٹیم ہے کیونکہ یہ مضبوط سے مضبوط ٹیم سے میچ جیت بھی لیتی ہے اور کمزور سے کمزور ٹیم سے میچ ہار بھی جاتی ہے۔

ورلڈ کپ 99ء میں اگر پاکستانی ٹیم کی پوزیشن کی بات کی جائے تو سب سے پہلے ہمیں ٹیم کی حالیہ کارکردگی کا جائزہ لینا ہو گا کیونکہ کسی بھی ٹورنامنٹ میں کسی ٹیم کی مضبوطی کا اندازہ لگانے کا یہی بہتر طریقہ ہے کہ اس سے پہلے کے قریبی میچوں کا جائزہ لیا جائے۔

پاکستانی ٹیم جس کے لئے 1998ء کا سال انتہائی برا رہا اور اسے بہت سی شکستوں کا سامنا کرنا پڑا۔ 1999ء کے شروع ہوتے ہی اور دوبارہ وسیم اکرم کی کپتانی حاصل کرنے کے بعد اس کی کامیابیوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ 1999ء میں ورلڈ کپ سے پہلے پاکستانی ٹیم نے دو ون ڈے انٹرنیشنل ٹورنامنٹ کھیلے اور دونوں جیتے۔ بھارت سے ٹیسٹ سیریز برابر رہی اور ایشین ٹیسٹ چیمپئن کا تاج بھی پاکستان کے سر رہا۔ 1999ء میں اب تک پاکستانی ٹیم دس ون ڈے انٹرنیشنل کھیل چکی ہے جس میں سے سات اس نے جیتے۔ ہارنے والے ایک میچ میں پاکستان نے بہت اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا یہ سری لنکا کے خلاف میچ تھا لیکن بدقسمتی سے پاکستان یہ میچ نہ جیت سکا۔ جبکہ باقی دو میچ جو پاکستان نے ہارے وہ بھارت اور انگلینڈ کے خلاف تھے۔ ان میچوں کی اس لحاظ سے اہمیت نہ تھی کہ ان میچوں سے پہلے ہی پاکستان اور بھارت شارجہ کپ کے فائنل میں پہنچ چکے تھے اور پاکستانی ٹیم نے یہ میچ جیتنے کی خاص کوشش بھی نہیں کی جو بہرحال مثبت رویہ نہیں ہے۔

ان دس میچوں میں پاکستان نے چھ بھارت سے دو سری لنکا سے اور دو میچ انگلینڈ سے کھیلے۔

اس وقت پاکستانی ٹیم میں جو ایک اچھی بات سامنے آ رہی ہے وہ جیتنے کا جذبہ اور محنت ہے۔ ہر کھلاڑی پوری کوشش کرتا نظر آ رہا ہے۔ اس لئے فیلڈنگ کا معیار بھی بہتر ہوا ہے۔

پاکستانی ٹیم کا وننگ پوائنٹ اکثر باؤلنگ ہی رہا ہے۔ ورلڈ کپ 99ء کے حوالے سے اور انگلینڈ کی وکٹوں اور موسم کے لحاظ سے باؤلر ہی وہاں اہم کردار ادا کریں گے۔ وہاں ٹھنڈے دماغ اور وکٹ پر ٹھہر کر کھیلنے والے بلے بازوں اور بہترین فارم میں موجود فاسٹ باؤلرز کی ضرورت ہے جبکہ آل راؤنڈرز بھی اہم کردار ادا کریں گے۔ اس وقت پاکستان کے پاس وسیم اکرم اور شعیب اختر کی صورت میں بہترین باؤلرز موجود ہیں جو کہ کسی بیٹنگ وکٹ پر بھی وکٹیں حاصل کر لیتے ہیں اس لئے انگلش وکٹوں پر تو ان باؤلرز کو ضرور تباہی مچانی چاہئے۔

ان وجوہات کی بناء پر پاکستانی ٹیم کی ورلڈ کپ 99ء میں اچھی پوزیشن کی پیشین گوئی کی جا سکتی ہے۔ ورلڈ کپ 99ء کے لئے جنوبی افریقہ، آسٹریلیا پاکستان اور انگلینڈ مضبوط ترین فریق نظر آ رہے ہیں۔ لیکن ورلڈ کپ کون جیتتا ہے یہ تو میچز کے بعد فیصلہ ہو گا۔

گندم کو سٹور میں محفوظ کرنے کی تدابیر

اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل سے نئی گندم آ رہی ہے اور ہر شخص اپنی ضروریات کے مطابق گندم خرید کر کے اپنے گھر میں ذخیرہ کر رہا ہے گودام میں گندم کو کیڑے مکوڑے از قسم کھپرا۔ سسری وغیرہ ذخیرہ شدہ دانوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ غلہ کو گودام میں ذخیرہ کرنے کے متعلق مندرجہ ذیل تدابیر پر عمل کیا جائے تو فائدہ مند ہو گا:۔

1۔ غلہ سٹور کرنے سے پہلے اچھی طرح صاف کر لیں۔ اگر سٹور کچھ مرمت طلب ہوں تو ضروری مرمت کر لی جائے۔ خالی سٹور کو 150 درجہ تک لکڑی کا کوئلہ بحساب سات کلو گرام فی ہزار مکعب فٹ جلا کر گرم کریں۔ اور سٹور کو 48 گھنٹے بند رکھیں۔

2۔ غلہ کو سٹور کرنے سے پہلے اچھی طرح خشک کر لیں۔ کیونکہ زیادہ نمی کی وجہ سے کھپرا۔ سسری کا حملہ جلد ہوتا ہے۔

3۔ گندم سٹور کر کے اس میں ڈیٹا/فاسٹا کسن گولیاں بحساب 50 گولیاں فی ہزار مکعب فٹ رکھ کر اچھی طرح سے بند کریں۔ سٹور کے دروازوں۔ کھڑکیوں۔ روشندانوں کو مٹی لگا کر Air Tight کر دیں۔ اور چند دن بند رکھیں۔ اس کے بعد کھول کر گندم استعمال کی جا سکتی ہے۔

مزید معلومات کے لئے محکمہ زراعت کے مقامی عملہ سے رابطہ قائم کریں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

منگل 11۔ مئی 1999ء

12-35 a.m. ترکی پروگرام۔
1-10 a.m. روحانی خزائن۔
1-45 a.m. ڈاکومنٹری سپین۔
2-05 a.m. ہومیوپیتھی کلاس۔
3-20 a.m. نارویجین زبان سیکھئے۔
4-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
4-45 a.m. چلڈرنز کارنر۔
5-15 a.m. لقاء مع العرب
6-30 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ نابینا لوگوں کی کرکٹ
6-50 a.m. اردو کلاس۔
8-05 a.m. نارویجین زبان سیکھئے۔
8-40 a.m. ہومیوپیتھی کلاس۔
10-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
10-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
11-10 a.m. پشتو پروگرام۔ خطبہ جمعہ 24-10-97
12-10 p.m. کوئز۔ روحانی خزائن۔
12-50 p.m. لقاء مع العرب۔
1-50 p.m. اردو کلاس۔
2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-35 p.m. فرنچ زبان سیکھئے۔
5-05 p.m. خطبہ جمعہ۔ 17-3-99
5-50 p.m. بنگالی سروس۔
6-50 p.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
8-00 p.m. چلڈرنز کارنر۔ تلفظ قرآن۔
8-15 p.m. چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو سیشن۔
8-55 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔
10-30 p.m. اردو کلاس۔
11-35 p.m. لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بدھ 12۔ مئی 1999ء

12-40 a.m. نارویجین سروس۔
1-10 a.m. ہماری کائنات۔
1-40 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات
2-45 a.m. فرنچ زبان سیکھئے۔
3-15 a.m. تقریر۔ خلافت کی برکات۔
4-05 a.m. تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں۔
4-50 a.m. چلڈرنز کارنر۔ تلفظ قرآن۔
5-05 a.m. لقاء مع العرب
6-08 a.m. چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو۔
6-45 a.m. اردو کلاس۔
7-50 a.m. فرنچ زبان سیکھئے۔
8-20 a.m. تقریر۔ برکات خلافت۔
9-05 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
10-05 a.m. تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں۔
10-45 a.m. چلڈرنز کارنر۔ تلفظ قرآن۔
11-05 a.m. سواحیلی سروس۔ سیرت النبی ﷺ
11-55 a.m. درس الحدیث۔
12-15 p.m. ہماری کائنات۔
12-45 p.m. لقاء مع العرب۔
1-50 p.m. اردو کلاس۔
2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-40 p.m. جرمن زبان سیکھئے۔
5-10 p.m. تبرکات۔ تقریر مولانا ابو العطاء صاحب جلسہ سالانہ ربوہ 1955ء
6-00 p.m. بنگالی سروس۔
7-05 p.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
8-05 p.m. چلڈرنز کارنر۔ مقابلہ حفظ اشعار۔
8-30 p.m. چلڈرنز کارنر۔ علمی اور تفریحی پروگرام۔
9-00 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔
10-30 p.m. اردو کلاس
11-35 p.m. لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مبارک احمد صاحب کارکن خزانہ کے والد مکرم احمد بخش خان صاحب رند بستی رندان حال دار العلوم جنوبی بعارضہ یرقان ایک ماہ سے علیل ہیں۔

○ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی بیٹی بیمار ہیں۔

○ مکرم میاں محمد یحییٰ صاحب امین جماعت احمدیہ لاہور کو ابھی تک مکمل شفایابی نہیں ہوئی۔

○ مکرم افتخار احمد صاحب کیمرہ مین ایم ٹی اے لاہور کا بچہ گذشتہ 15 دن سے بیمار ہے ابھی تک آرام نہیں۔ بچہ وقف نو بھی ہے۔

ان سب احباب کے لئے درخواست دعا ہے۔

مقابلہ مضمون نویسی خدام

○ خدام الاحمدیہ پاکستان کے مقابلہ مضمون نویسی سہ ماہی سوم کا عنوان "شجاعت" ہے جس کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ 15۔ جولائی 99ء ہے۔ قائدین زیادہ سے زیادہ خدام کو اس مقابلہ میں شریک کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم)

اعلان دار القضاء

○ (مکرم محمد ارشاد صاحب بابت ترکہ مکرم رفیق احمد صاحب)

مکرم محمد ارشاد صاحب ولد مکرم عطاء محمد صاحب ساکن نمبر 15/54 دار العلوم شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے بھائی مکرم رفیق احمد صاحب ولد عطاء محمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ میرے علاوہ ان کا کوئی وارث نہ ہے۔ لہٰذا ان کا قطعہ نمبر 15/54 دار العلوم شرقی برقبہ 10 مرلے میرے نام منتقل کر دیا جائے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

ہے اس پر نواب صاحب خاموش ہو گئے۔ تو بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو بظاہر زندہ معلوم ہوتے ہیں لیکن حقیقتاً مردہ ہوتے ہیں۔ اور بعض مردہ نظر آتے ہیں لیکن حقیقتاً زندہ ہوتے ہیں۔ جو لوگ خدا کی راہ میں جان دیتے ہیں وہ درحقیقت زندہ ہوتے ہیں۔ اور جو لوگ زندہ ہوتے ہیں ان میں سے ہزاروں روحانی نگاہ رکھنے والوں کو مردہ دکھائی دیتے ہیں۔ کسی بزرگ کے متعلق لکھا ہے کہ وہ قبرستان میں رہتے تھے۔ ایک دفعہ کسی نے ان سے کہا کہ آپ زندوں کو چھوڑ کر قبرستان میں کیوں آگئے ہیں۔ انہوں نے کہا مجھے تو شہر میں سب مردے ہی مردے نظر آتے ہیں۔ اور یہاں مجھے زندہ لوگ دکھائی دیتے ہیں۔ پس روحانی مردوں اور روحانی زندوں کو پہچاننا ہر ایک کا کام نہیں۔ مگر اس جگہ اللہ تعالیٰ نے ایک ظاہری علامت ایسی بتادی ہے جس سے روحانی مردوں اور زندوں کو پہچاننے میں بڑی حد تک آسانی ہو جاتی ہے۔

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 292-291)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

کو مولویوں کا خوف تھا اور دوسری طرف شہید مرحوم کو بے گناہ دیکھتا تھا پس یہی وجہ ہے کہ وہ قید کی تمام مدت میں یہی ہدایت کرتا رہا۔ کہ آپ اس شخص قادیانی کو مسیح موعود مت مانیں۔ اور اس عقیدہ سے توبہ کریں۔ تب آپ عزت کے ساتھ رہا کر دیئے جاؤ گے۔ اور اسی نیت سے اس نے شہید مرحوم کو اس قلعہ میں قید کیا تھا جس قلعہ میں وہ آپ رہتا تھا۔ تا متواتر فہمائش کا موقعہ ملتا رہے۔

جاری ہے

بقیہ صفحہ 2

امانت کے حق دار کو حق دینے کی بجائے اپنے عزیز، اپنے رشتہ دار، اپنے دوست کو وہ حق دے دے تو یہ بے ایمانی ہے اور اس کو علم ہی نہیں کہ وہ کتنی بڑی بددیانتی میں مبتلا ہو رہا ہے۔ اگر بنیادی طور پر جس کو Gross Root کہا جاتا ہے، اس بات کی احتیاط کی جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی نظام آخر تک سنورتا چلا جائے گا اور کسی موقع پر بھی کسی غلطی کا احتمال نہیں رہتا ابھی پچھلے دنوں ایک مجلس میں لارڈ میئر کے نمائندہ آئے ہوئے تھے وہ بڑے ذہین آدمی تھے۔ انہوں نے باریکی سے مجھ سے جماعت کے متعلق سوال کئے تو اس بات سے ان کے دل پر بہت گہرا اثر پڑا کہ اگر آپ بنیادی طور پر دیانت سکھا رہے ہیں اور دیانت سے ووٹ دینا سکھا رہے ہیں تو پھر ساری دنیا کو چاہئے کہ آپ سے ڈیماکریسی سیکھے کیونکہ جو ڈیماکریسی کی روح ہے وہ سوائے جماعت احمدیہ کے اور کہیں نظر ہی نہیں آتی۔ تو آنحضرت ﷺ چودہ سو سال پہلے وہ بات کر رہے ہیں جو آج تک بڑے بڑے دانشوروں کو بھی نصیب نہیں ہو سکی۔ جب تک دیانت سے مشورہ دینے کی عادت نہ ہو ڈیماکریسی کا خیال ہی عنقا ہے، اس کا کوئی وہم و گمان بھی نہیں کرنا چاہئے۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہم وہ جماعت ہیں جن میں یہ امکانات روشن ہو چکے ہیں کہ ہم تمام دنیا کو ڈیماکریسی سکھائیں۔ یعنی آنحضرت ﷺ کے فرمودات کے مطابق ایسا نظام بنانا سکھائیں جس پر اعتماد کیا جا سکتا ہو۔ اگر شروع میں اعتماد نہیں کیا جا سکتا تو آخر تک پھر یہ اعتماد اٹھتا چلا جاتا ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ یکم نومبر 1999ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 6- مئی- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 30 سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 41 سنٹی گریڈ
7- مئی غروب آفتاب- 6-56
8- مئی طلوع فجر- 3-42
8- مئی طلوع آفتاب 5-14

عالمی خبریں

سونیا کیا ہے؟

بھارتی ووٹروں میں آج کل یہ بحث چھڑی ہوئی ہے کہ سابق وزیراعظم راجیو گاندھی کی بیوہ سونیا گاندھی مسیحا ہے یا اقتدار کی بھوکی؟ 60 کروڑ رائے دہندگان کے ذہنوں میں یہ سوال ابھر رہا ہے کہ سونیا گاندھی کی اصلیت کیا ہے۔ ایک اخباری سروے کے مطابق 5ء61 فیصد نے سونیا کو بھارتی قرار دے دیا۔ جبکہ 47 فیصد نے ان کو غیر ملکی قرار دے دیا۔ جبکہ 45 فیصد نے کہا کہ یہ کوئی عذر نہیں ہے۔ بی جے پی یہ پراپیگنڈہ کر رہی ہے کہ سونیا شاطر قسم کی بیرونی ایجنٹ ہے۔ یہ بھارت میں عیسائیت کو فروغ دے گی۔ کانگرس کا نعرہ ہے سونیا کو لاؤ بھارت بچاؤ۔

خاتون رکن پارلیمنٹ کا سکارف

اسلامی ملک ترکی میں ایک خاتون رکن پارلیمنٹ سر پر سکاوف باندھ کر پارلیمنٹ کے اجلاس میں شریک ہوئیں تو ملک کو نیا موضوع گفتگو ہاتھ آگیا۔ خاتون مروکاوا کی نے کہا ہے کہ سکارف نہیں اتاروں گی۔ پارلیمنٹ میں اپنے حلقہ کی نمائندگی کے لئے لڑتی رہوں گی۔ ترک صدر نے کہا ہے کہ خاتون رکن پارلیمنٹ کے سکارف کے معاملے میں فوج مداخلت کر سکتی ہے۔ ارکان پارلیمنٹ کے زبردست احتجاج کے پیش نظر خاتون رکن ابھی تک حلف نہیں اٹھا سکیں۔ ترکی میں اس حرکت کو اسلامی علامت کہا جاتا ہے اور ترکی میں اسلامی علامات کا اظہار آئین کی خلاف ورزی ہے۔ خاتون رکن کا تعلق اسلامی جماعت فضیلت پارٹی سے ہے۔

بھارتی فوج کی فائرنگ

نکیال اور کیرن سیکٹر پر بھارتی فوجوں کی بلا اشتعال فائرنگ سے پاک فوج کے دو جوانوں سمیت 4- افراد زخمی ہو گئے۔ پانڈو سیکٹر قاضی ناگ کے علاقے میں آسمانی بجلی گرنے سے دو پاکستانی فوجی شہید اور تین زخمی ہو گئے۔

کویت میں پارلیمنٹ توڑ دی گئی

کویت کے امیر شیخ جابر الاحمد الصباح نے کویت کی قومی اسمبلی اپوزیشن کے دباؤ پر توڑ دی ہے۔ نئے انتخابات 3- جولائی کو ہوں گے۔ ایک ماہ قبل قومی اسمبلی میں حزب اختلاف نے حکومت کے شائع کردہ قرآن کریم میں غلطیوں کی نشان دہی کی تھی اور وزیر اوقاف سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا تھا۔ ایوان میں تلخی اور شور شرابا بڑھا اور اپوزیشن کے زبردست احتجاج پر امیر نے پارلیمنٹ توڑ کر مڈ ٹرم الیکشن کا اعلان کردیا۔

مغربی اردن میں جھڑپیں

آزاد فلسطین کا اعلان موخر کرنے پر مغربی اردن میں پولیس اور مظاہرین میں جھڑپیں ہوئیں۔ فلسطینی پولیس اور اسرائیلی فوج سے جھڑپوں میں 17- افراد زخمی ہو گئے۔

پاکستان میں صحافت

اقوام متحدہ کی طرف سے "عالمی یوم آزادی صحافت" کے موقع پر جاری کردہ سروے رپورٹ کے مطابق پاکستان میں صحافت "جزوی آزاد" ہے آزادی اظہار پر کئی تعزیریں ہیں۔ ریڈیو ٹی وی سرکاری ملکیت ہیں۔ جو اپوزیشن کا نقطہ نظر نشر نہیں کر سکتے۔ صحافیوں پر تشدد۔ قتل اور اخبارات کے دفاتر پر حملے کئے جاتے ہیں۔ سروے رپورٹ میں 49 ممالک کی فہرست میں پاکستان کو آخری نمبر دیا گیا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

ملکی خبریں

احتساب بنچ میں پھر جھڑپ

احتساب بنچ سٹیل ملز ریفرنس کی سماعت شروع ہوتے ہی مسٹر زرداری روسٹرم پر آئے اور جسٹس نواز عباسی پر عدم اعتماد کرتے ہوئے مقدمہ کی منتقلی کی درخواست کی۔ فاضل جج نے کہا کہ یہ حصول انصاف کا طریق نہیں۔ عدالت نے درخواست مسترد کر دی اور اس واقعہ کی تفاصیل کی اشاعت پر پابندی لگادی۔

خدا کی لاٹھی بے آواز ہے

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ خدا کی لاٹھی بے آواز ہے اس سے بچنا چاہئے۔ میرا پورا خاندان بحران کا شکار ہے۔ حکمران اتنا ظلم کریں جتنا کل خود سہہ سکیں۔ حکومت میرے دور کے کارنامے اپنے کریڈٹ میں لے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہی ہے کہ میں نے کچھ نہیں کیا۔

سول جج برطرف سیشن جج معطل

بدعنوانی اور مس کنڈکٹ کے الزام میں ایک سول جج کو برطرف اور ایک سیشن جج کو معطل کر دیا گیا۔ یہ کارروائی چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ کی قیادت میں قائم انتظامی کمیٹی عمل میں لائی ہے۔ اس کے علاوہ دس دیگر جج صاحبان کو شوکاز نوٹس جاری کئے گئے ہیں۔

حسین حقانی اور بھائی اغوا

سابق مشیر اطلاعات اور سابق سفیر حسین حقانی اور ان کے بھائی حاضر سروس کرنل حسن حقانی کو گزشتہ رات اغوا کر لیا گیا۔ کرنل کو چھوڑ دیا گیا جبکہ حسین حقانی لاپتہ ہیں۔

میجر کے قاتل لانس نائیک کو پھانسی

میجر عتیق اور ان کے ملازم کو قتل کرنے کے الزام میں لانس نائیک رانا محمد شریف کو پھانسی دے دی گئی۔ قاتل میجر مرحوم کا سابقہ بیٹ مین تھا۔

پہلے زرداری اپیل کریں گے

نااہلی کی سزا کے احتساب بنچ کے فیصلے کے خلاف پہلے آصف زرداری اپیل کریں گے۔ اگر عدالت نے ریلیف دیا تو پھر بے نظیر کو آنے کا سگنل دیا جائے گا۔

سپریم کورٹ پر حملہ کیس

سپریم کورٹ پر حملہ کیس کی سماعت کے دوران گواہ نے کہا کہ لوگ مسلم لیگ کے جھنڈے اٹھائے چیف جسٹس کے خلاف نعرے لگا رہے تھے راؤ قیصر پھلانگ کر اندر آگئے اور گیٹ کھلوالیا۔ افسروں کا اشارہ ملنے پر پولیس پیچھے ہٹ گئی۔

پنجاب اسمبلی کی قرارداد

پنجاب اسمبلی نے ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں خواتین کی سیٹیں بحال کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

پاکستانی کنبے کا اوسط خرچ

ایک اخبار نے ایک اوسط پاکستانی کنبے کا ماہانہ خرچ مرتب کیا ہے۔ جو 6- افراد پر مشتمل ہے۔ یہ ماہانہ خرچ 8373 روپے ہے۔ یہ ناگزیر اخراجات پر مشتمل ہے جس میں موسمی پھل، شیمپو، کریم، مشروب، مہمانداری اور دیگر سامان تعیش شامل نہیں۔

60 گھنٹے ٹریفک جام

بیگم کوٹ شاہدرہ میں ذوالجناح اور تعزیہ اور علم کے جلوسوں کی وجہ سے بیگم کوٹ سے جیا موسیٰ اور گردونواح میں 60 گھنٹے ٹریفک جام رہی۔ متعدد دکانداروں کو حوالات میں بند کر دیا گیا۔

زراعت کے لئے بجلی سستی ہوگی

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ زراعت کے لئے بجلی سستی کر دیں گے۔ پاکستان کی خوشحالی کے لئے کسان کو خوشحال بنانا ہوگا۔

بارہ فیصد اضافہ کی تجویز

سرکاری ملازموں کی تنخواہوں میں بارہ فیصد عبوری اضافے کی تجویز پر غور کیا جا رہا ہے اس کا نفاذ یکم جولائی سے متوقع ہے۔

حاکم زرداری کی تجویز

آصف زرداری کے والد حاکم علی زرداری نے تجویز پیش کی ہے کہ پیپلز پارٹی سرائیکی صوبہ کی حمایت کرے تو پنجاب کا دماغ ٹھیک ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ آصف زرداری کسی قیمت پر سیاست سے الگ نہیں ہو گا۔

☆☆☆☆☆☆

الفضل میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

البشیرز
معروف و قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائیٹرز: ایم البشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم پتوکی 04942-3171 04524-510

DOCTORS ! ڈاکٹرز
700 کیوریٹو میڈیسنز
700
700 Curative Medicines
ہومیو پیتھ، ایلو پیتھ اور یونانی معالجین کی انتہائی پسند Craze ہے کیوں؟ کسی بھی شدید بیماری کے نام کے فوری اثر کیوریٹو کیپسولز Curative Capsules (200) یا کسی بھی پرانی مرض کے نام کی 1000,200 دس ہزار اور لاکھ طاقت کی چار خوراکی کیور Cure کا فری سیمپل کوالیفائیڈ حضرات طلب فرمائیں اور پھر نتیجہ آپ خود دیکھیں اور ہمیں لکھیں۔ خادمان خلق
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ
فون 211283 771,419
(04524) 212299

ایم اے ایم ایس سی اساتذہ کے زیر نگرانی
داخلہ جاری ہے
داخلہ تحریری ٹیسٹ کی بنیاد پر ہوگا
سکالرز انگلش اکیڈمی بشمول ناصر پبلک سکول
رجسٹرڈ / منظور شدہ
نرسری تا میٹرک سائنس و آرٹس
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جامعہ احمدیہ فون 550